بدعت کی لغوی تعریف

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا

"اَلْبِدْعَةُ فِی الدِّیْنِ :هِیَ مَا لَمْ یُشْرِعْهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ صلّی الله علیه وسلّم :

وَهُوَ مَا لَمْ یَأْمُرْ بِهٖ أَمْرَ إِیْجَابٍ وَلَا اِسْتِحْبَابٍ "

دین میں بدعت یہ ہے کہ: جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے جائز نہیں قرار دیا وہ کیا جائے یا جس کا حکم نہیں دیا نہ ہی وجوب کے اعتبار سے اور نہ ہی استحباب کے طور پر۔

(فتاوی ابن تیمیہ:۴/۱۰۷۔۱۰۸)

دین میں نئی چیز کا ایجاد غلط کیوں ہے؟

۱۔ دین مکمل ہے جس کے اندر کسی بھی طرح کے اضافے کی گنجائش نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا

آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے بطور دین اسلام کو پسند کیا۔(المائدۃ ۵:۳)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ

''تم اتباع کرو، بدعت نہ ایجاد کرو اس لئے کہ اب تمہارے لئے یہ دین کافی ہے''۔ (دارمی:المقدمۃ:فی کراھیۃ اخذ الرأی)

۲۔ اللہ کے نبی ﷺ نے دین کے امور میں سے کچھ بھی نہیں چھپایا

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

مَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ

فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ وَاللَّهُ يَقُولُ

﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾

جس کسی نے یہ خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی کتاب میں سے کچھ بھی چھپایا تو اس نے اللہ پر بہت بڑا بہتان باندھا جبکہ اللہ کہتا ہے ''اے نبی ﷺ! آپ کی طرف آپ کے رب کے پاس سے جو کچھ نازل ہوا ہے اسے پہنچا دیجئے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ نے اپنے پیغام کو نہیں پہنچایا''۔

(مائدہ:۵:۶۷)(مسلم:ایمان:باب ولقد راہ نزلۃ اخری:۲۸۷)

۳۔ نبی ﷺ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً رسول اللہ ﷺ میں تم لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب ۳۳:۲۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورہ حجرات ۴۹:۱)

۴- ہر بدعت گمراہی ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ: جابر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۳۵۳)

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بدعت اچھی بھی ہوتی ہے بری بھی۔ اور بری بدعت سے رسول ﷺ نے منع کیا ہے۔ جب کہ اس حدیث میں عام ہے کہ ''ہر بدعت۔''

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَاِنْ رَاهَا النَّاسُ حَسَنَةٌ

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہر بدعت گمراہی ہے گرچہ لوگ اسے اچھا خیال کریں۔

[اعتقاد اہل السنۃ: للالکائی: ج ا ص ۹۲]

۵- اللہ کے رسول ﷺ نے ہر چیز کو واضح کر دیا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِن عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلَى الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهِ

وَلَا عَمَلٌ يُقَرِّبُ اِلَى النَّارِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ

جو بھی عمل جنت سے قریب کرنے والا ہے میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا ہے، اور جو بھی عمل جہنم سے قریب کرنے والا ہے میں نے تمہیں اس سے روک دیا ہے۔

(حاکم) (صحیح لغیرہ، صحیح الترغیب: ۱۷۰۰)

بدعت کی تباہکاریاں

۱- بدعت ہر عمل کو باطل کر دیتی ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

جس کسی نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو ہو مردود ہے۔ (احمد، مسلم، عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۶۳۹۸)

ایک روایت میں ہے

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .

جس کسی نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس سے نہیں تو وہ چیز مردود ہے۔

(متفق علیہ، ابوداود، ابن ماجہ: عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۵۹۷۰)

۲- بدعت لعنت کے آنے کا سبب ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا

اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے کسی بدعتی کو پناہ دی۔ (احمد، مسلم، نسائی: علی رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع:۵۱۱۲)

۳- بدعتی کو بدعت کے سبب توبہ کی توفیق نہیں ہوتی

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

إِنَّ اللهَ اِحتَجَرَ(و فِی رِوَایَةٍ اِحتَجَبَ) التَّوبَةَ عَلَی کُلِّ صَاحِبِ بِدعَةٍ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ کو روک رکھا ہے۔

(ابن فیل، معجم الاوسط، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع:۱۶۹۹)

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا

البِدْعَةُ أَحَبُّ إِلَی إِبْلِیْسَ مِنَ الْمَعْصِیَةِ؛

فَإِنَّ الْمَعْصِیَةَ یُتَابُ مِنْهَا وَالْبِدْعَةُ لَا یُتَابُ مِنْهَا

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ پسندیدہ ہے، اس لئے کہ معصیت سے تو بندہ توبہ کر لیتا ہے لیکن بدعت سے توبہ نہیں کرتا۔

(شرح السنۃ للبغوی:۲۱۶/۱)

۴- قیامت کے روز نبی ﷺ کے حوض کے درمیان اور بدعتی کے درمیان آڑ کر دی جائے گی

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

أَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ

فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا

لَیَرِدُ عَلَیَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَیَعْرِفُونِی ثُمَّ یُحَالُ بَیْنِی وَبَیْنَهُمْ

فأقول إِنَّهُمْ مِنِّی فَیُقَالُ إِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا بَدَّلُوا بَعْدَکَ

فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِی

میں حوض پر تمہارا پیشوا رہوں گا جو بھی اس پر آئے گا اس سے پیئے گا اور جو اس سے پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا پھر میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنھیں میں پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی، میں کہوں گا بلاشبہ وہ مجھ سے ہیں۔ کہا جائے گا ''آپ بالکل نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد (دین اسلام میں) کیا کیا تبدیلی کر دی تھی تو میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو جن لوگوں نے میرے بعد تبدیلی کر دی۔

(احمد، متفق علیہ: سھل بن سعد، ابوسعید رضی اللہ عنہما) (صحیح الجامع:۲۴۶۸) (بخاری: کتاب الفتن:۷۰۵۱، مسلم:۴۲۴۳)

۵- قیامت کے روز بدعتیوں کے چہرے کالے پڑ جائیں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فِی تَفْسِیْرِ ﴿یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ﴾

قَالَ :تَبْیَضُّ وُجُوهُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوهُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ''جس دن کئی چہرے کالے پڑ جائیں گے اور کئی چہرے روشن ہوں گے'' (آل عمران۳:۱۰۶) کی تفسیر میں فرمایا: کہ اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور بدعتیوں کے چہرے کالے ہوں گے۔ (الاعتصام فصل فی النقل: ج۱ ص۴۳)

۶- بدعتی، اپنے کرتوتوں کے سبب جہنم میں جائیں گے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (النسائی:۱۵۷۸: صلاۃ العیدین: کیف الخطبہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ، عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ، تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً

اس دن کئی چہرے خوف زدہ ہوں گے، عمل کرکر کے تھک چکے ہوں گے، دہکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔ (سورہ غاشیہ:۲-۴)

فصل: بدعت کی قسمیں

(۱) بدعت ہوتی ہے::::::::: زمانہ میں::(وقت میں)

کسی عمل کے لئے اپنی جانب سے دن/وقت/یا مدت متعین کرلینا حالانکہ اس کی تعین شریعت نے نہ کی ہو تو وہ عمل بدعت کہلائے گا۔

☆ مثلاً: حج کرنا بلا حج کے موسم کے۔

☆ یا رمضان کے علاوہ میں رمضان کے روزے رکھنا۔

(۲) مکان میں::(جگہ میں)

قرآن اور حدیث سے غیر ثابت جگہ کو کسی عمل کے لئے خاص کرلینا۔

☆ کعبہ کے علاوہ کا طواف کرنا۔

☆ صفا مروہ کے علاوہ میں سعی کرنا۔

(۳) مقدار::(وزن یا تعداد کی تعین میں)

شریعت سے غیر ثابت تعداد یا وزن کو خاص کرلینا۔

☆ ذکروں میں اس بات کو خاص کرلینا کہ گیارہ مرتبہ پہلے اور بعد میں درود پڑھا جائے۔

☆ رکوع اور سجود کی تعداد میں زیادتی کرنا۔

☆ تہجد وغیرہ میں سورتوں کی تعداد متعین کرلینا۔

(۴) جنس میں::

کسی بھی جنس کو جو کہ شریعت سے ثابت نہ ہو اسے کسی عمل کے لئے خاص کرلینا۔

☆ قربانی میں گھوڑا ذبح کرنا۔

☆ جمرات کرتے وقت جوتے یا بڑے بڑے پتھر پھینکنا۔

(۵) کیفیت میں::

کوئی خاص طریقہ جو کہ شریعت سے ثابت نہ ہو اسے بطور عبادت انجام دینا۔

☆ صوفیوں کے نزدیک جو ذکر کرنے کے مخصوص طریقے ہیں۔ جنھیں اشغال کہا جاتا ہے۔

☆ قبرستان، مسجد حرام، یا مسجد نبوی سے پیٹھ دکھائے بغیر نکلنا۔

(٦)ترتیب ::

ثابت شدہ ترتیب کو پلٹ دینا بھی عمل کو بدعت میں داخل کر دیتا ہے۔

☆ نبی ﷺ پر اذان سے پہلے درود پڑھنا۔

(٧)سبب::

کسی سبب کی بنیاد پر خصوصی عبادت کو انجام دینا جب کہ شریعت سے اس سبب کی بنیاد پر عبادت کا کرنا ثابت نہ ہو عمل کو بدعت میں داخل کر دیتا ہے۔

☆:نصف شعبان اور معراج کی رات میں ان راتوں کی فضیلت کی وجہ سے مجلسیں لگانا۔

☆ نبی ﷺ کی ربیع الاول کے مہینہ میں ولادت کی وجہ سے خاص عبادتیں کرنا۔

بعض واضح بدعتیں

آگے دس مثالیں ذکر کی گئی ہیں جن کا حقیقت میں دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔لیکن اگر ہم انہی کاموں کو بدعت حسنہ کہہ کر نیک نیت کے ساتھ کرنا شروع کر دیں تو کیا یہ اعمال جائز قرار دیئے جاسکتے ہیں..؟نہیں، بالکل نہیں۔ بلکہ یہ کھلی گمراہی ہوگی۔

۱-عید کی نماز کے لئے اذان دینا۔

۲-سنتوں کو باجماعت ادا کرنا۔

۳-اذان کے آخر میں ''لا الہ الا اللہ'' کے بعد ''محمد رسول اللہ'' کہنا۔

۴-پانچ نمازوں میں سے کسی نہ کسی نماز میں سورہ فاتحہ دومرتبہ پڑھی جائے تا کہ اس سے ہر ایک کو فاتحہ کی برکت ملے۔کیا ایسا کرنا درست ہوگا....؟

۵-لوگ سجدے میں زمین پر سر رکھتے ہیں، کیوں نہ ایسا کریں کہ ہم زمین کو چومیں تا کہ ہمیں سجدہ کی جگہ کی برکت حاصل ہو جائے۔کیا سجدہ میں زمین چومنا صحیح ہوگا...؟

٦-نماز میں ہر کوئی ''آمین'' کہتا ہے لیکن اس کے بعد ہم ''والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین'' بھی کہیں تا کہ نبی ﷺ پر درود بھی پہنچ جائے۔کیا نبی ﷺ پر درود بھیجنا کوئی غلط بات ہے...؟

۷-امام صاحب کو کہا جائے کہ اب آپ اپنے شہر کی زبان میں قرأت کریں،عربی ہر کوئی نہیں جانتا جس کی وجہ سے لوگوں پر قرآن کا اثر نہیں ہوتا...تو کیا ایسا کہنے والا کا مقصد نیک نہیں...؟ کیا یہ بدعت حسنہ نہیں کہلاسکتی...؟

۸-جماعت والی نماز میں سلام کا جواب دینا۔

جب امام صاحب سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہیں تو مقتدی جواب میں کہیں ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ''۔بھئی! سلام کا جواب دینا تو شریعت میں بندوں کا حق ہے تو امام صاحب جب سلام کرتے ہیں تو ان کا جواب دینا تو کوئی غلط بات نہیں...؟

۹- آج سے ہم وضو میں صابون کا استعمال کریں تا کہ ہمارے گناہ زیادہ جھڑ جائیں اور بدن بھی بالکل صاف ہوگا تو ہمیں ثواب بھی زیادہ ملے گا۔تو کیا بدعت حسنہ کہہ کر ایسا کرنا درست ہو جائے گا...؟

۱۰- آج جب ہم دعا کرتے ہیں تو کیوں نہ نماز بعد ہر کوئی دعا کرنے کے بعد اپنے بھائی کے بدن پر ہاتھ پھیرے۔اگر کسی کو دعا نہ یاد ہو تو اس کے بدن پر بھی پھیر دے تا کہ اسے بھی دعا کی برکت مل جائے اور شفا حاصل ہو جائے...؟